اگلا دن کانفرنس کا آخری دن تھا اور دو پہر کو اختتامی تقریب ہوئی۔اس کے بعد اہرام مصر دیکھنے کا پروگرام طے تھا۔

ہماری بس پر پیچ راستوں سے گزرتی شہر کے بیچوں بیچ رواں دواں تھی۔ یہ تقریباً آدھ گھنٹہ کا سفر تھا۔اس شہری علاقہ کی کراچی سے بہت مماثلت تھی۔دس پندرہ منزلہ اونچی فلیٹوں کی عمارات جا بجا نظر آ رہی تھیں۔بہت گنجان آبادی تھی اور کھلی جگہ کم ہی نظر آتی تھی۔صفائی کا معیار بھی کم و بیش کراچی جیسا ہی تھا۔شاید ہی کہیں مغربی لباس نظر آیا ہو۔مرد وزن روایتی عربی لباس میں ملبوس تھے۔ البتہ بچے ضرور نیکروں اور پینٹوں میں نظر آ رہے تھے۔

ہم جیسے ہی ایک موڑ مڑے تو سامنے اہرام نظر آنے لگے۔مزید پانچ منٹ بعد ہم منزل مقصود پر پہنچ گئے۔بس سے اترے تو ایک طرف قدرے نشیب میں تا حد نظر قاہرہ شہر نظر آ رہا تھا اور دوسری طرف اہرام اور ان کے پیچھے تا حد نظر صحرا۔

یہ اہرام مصر کی پہچان ہیں اور اس کی تقریباً دس ہزار سال پرانی انتہائی ترقی یافتہ تاریخ کے امین۔مصر ایک ملک کے طور پر ابھرنے والی دنیا کی اولین سرزمینوں میں سے ایک ہے۔قدیم مصریوں نے تحریر، زراعت، شہری آبادی، منظّم مذہب اور ایک مرکزی حکومت کے اولین نمونے پیش کیئے۔

اس دورگم گشتہ کے گواہوں میں اہراموں کے علاوہ ابوالہول (Sphinx)، میمفس (Memphis)، تھیبس (Thebes)، کرناک (Karnak) اور بادشاہوں کی وادی (Valley of Kings) کے کھنڈرات شامل ہیں۔

بڑے اہرام تو چار پانچ ہی ہیں مگر کل ۱۳۸ اہرام دریافت ہو چکے ہیں۔قدیم ترین اہرام میمفس کے شمال مغرب میں سقارہ (Saqara) کے مقام پر ہیں اور ان میں سے سب سے قدیم اہرام ۲۶۰۰ قبل مسیح میں تعمیر ہوا۔

مگر مشہورترین اہرام گیزہ (Giza) میں ہیں جو قاہرہ کے قریب ہے اور جہاں ہم موجود تھے۔

گیزہ (Giza) کے اس علاقہ میں تین اہرام ہیں اوران میں سب سے بڑااوراہم خوفو کا اہرام ہے۔ یہ قدیم عجائبات میں نہ صرف سب سے طویل العمر ہے،سب سے قدیم اور بڑا بھی ہے۔

دنیا کے سات قدیم عجائبات میں سے یہ اکیلا ہے جواب تک موجود ہے

اس کی تعمیر ساڑھے چار ہزار سال پہلے ۲۵۸۰ قبل مسیح میں شروع ہوئی اوراس کی تکمیل میں بیس سال لگے۔ ۴۸۱ فٹ اونچا یہ اہرام ۳۸۰۰ سال تک دنیا کی سب سے بلند تعمیر تھی۔ وقت کے ساتھ اس کی باہر والی ہموار سطح تباہ ہوگئی۔

اہراموں کی مخصوص شکل اس دیو مالائی ٹیلے کی عکاس ہے جس سے قدیم مصری عقیدے کے مطابق یہ زمین تخلیق ہوئی۔ جیسے سورج سے شعاعیں پھیلتی ہیں اہرام کی اطراف اس کی مظہر ہیں۔ اپنی اصلی حالت یں تمام اہراموں پر چمکیلے چونے کا پلستر لگایا گیا تھا تا کہ وہ دور سے ایک چمکتے نگینے کی

طرح نظر آئیں۔

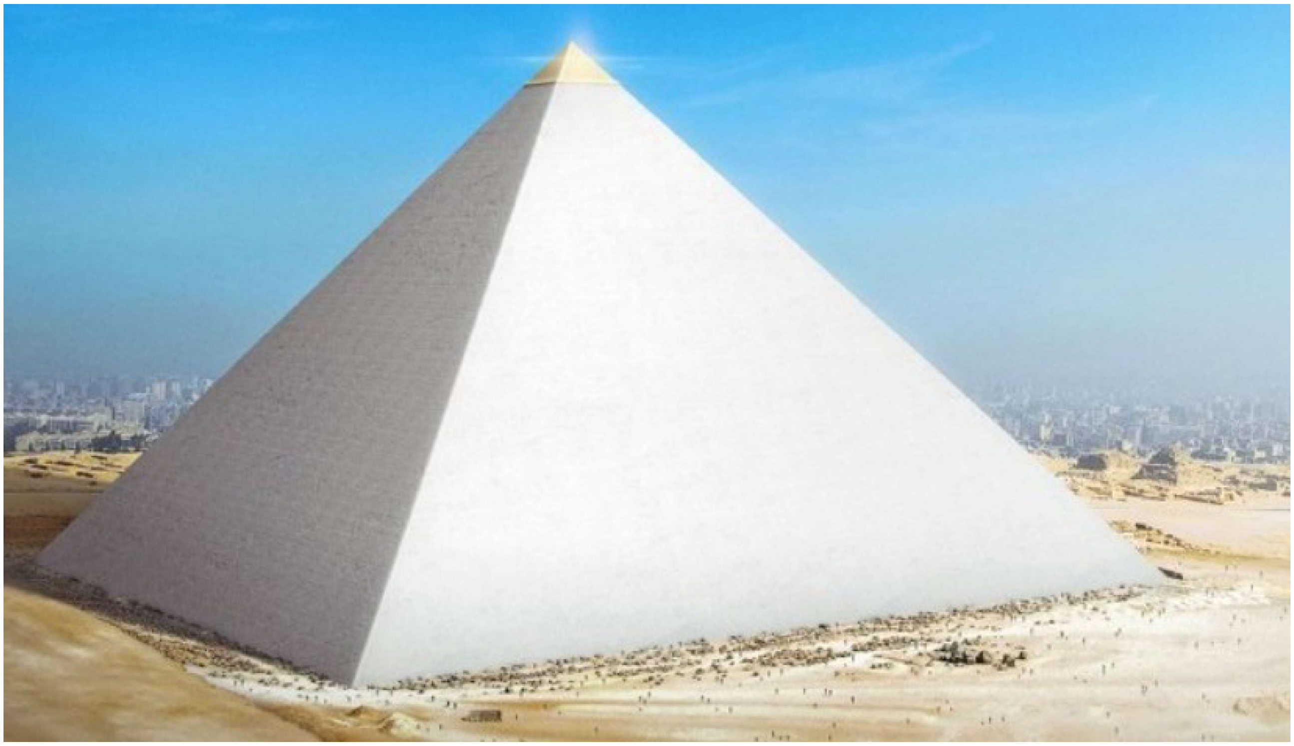

قدیم مصریوں کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ رات کو آسمان میں وہ خالی جگہ جس کے گرد ستارے گھومتے محسوس ہوتے ہیں، جنت کا دروازہ ہے۔خوفو کے اہرام میں اس کمرے سے جہاں اس کی ممی رکھی گئی تھی ایک تنگ نالی سی اہرام کے اوپر والے حصے تک جاتی ہے (اونچائی ۴۶۰ فٹ) اور اس کی سمت آسمان کے اسی حصے کی طرف ہے۔ یہ 'راستہ' اس لئے بنایا گیا کہ مرحوم کی روح کو جنت تک جانے میں آسانی رہے۔

تمام اہرام دریائے نیل کے مغربی جانب بنائے گئے ہیں۔قدیم مصری عقائد کے مطابق چونکہ سورج اس طرف ڈوبتا تھا اس لئے یہ مردوں کے رہنے کی جگہ تھی۔